Presented by www.ziaraat.com

عیون اخبار الرضاؑ

جلد اول

از

شیخ اقدم محدث اکبر ابی جعفر الصدوق محمد
بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی
المتوفی ۳۸۱ھ

مترجم

محمد حسن جعفری

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	عیون اخبار الرضاؑ
جلد	اول
مصنف	شیخ صدوقؒ
مترجم	محمد حسن جعفری
کمپوزنگ	سجاد حسین خان (پھلن، علی پور)
نظر ثانی	اکبر ابن حسن
ناشر	اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ
تعداد :	۵۰۰
طبع	اول
قیمت	۲۰۰روپے

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی کاغذی بازار کھارادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون نمبر :2431577

Presented by www.ziaraat.com

باب 6

دوازدہ ائمہ کے ضمن میں آپؑ کی امامت پر نص

۱۔(محذف اسناد) صدقہ بن ابی موسیٰ نے ابی نضرہ (ابی نصرہ خ ل) سے روایت کی ، ان کا بیان ہے جب ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ہونے لگی تو انھوں نے عہد امامت حوالہ کرنے کے لیئے اپنے بیٹے صادق علیہ السلام کو بلایا تو ان کے بھائی حضرت زید بن علی نے ان سے کہا :۔

اگر آپ امام حسن و امام حسین علیھما السلام کی مثال کو اپنے پیش نظر رکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی کوئی غلطی متصور نہ ہو گی۔

(مقصد یہ تھا کہ جس طرح سے امام حسن علیہ السلام نے اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی امامت پر نص کی تھی آپ بھی اسی طرح سے میری امامت پر نص فرما دیں تو بہتر ہے)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :۔

" ابو الحسن! امانتوں کا تعلق مثالوں سے نہیں ہوتا اور عہد کا واسطہ رسوم سے نہیں ہوتا ، یہ وہ صلاحیت ہے جو کہ براہ راست خداوند عالم کی جانب سے جاری ہو چکی ہیں "۔

پھر انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ کو بلا کر فرمایا :۔

جابرؓ ! جو کچھ آپ نے صحیفہ میں مشاہدہ کیا ہے ، وہ ہمیں بتائیں ۔

جابرؓ نے کہا :۔

جی ہاں! ابو جعفر ، میں امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کی مبارک باد دینے کے لیئے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ، میں نے دیکھا کہ سیدہ کے ہاتھوں میں ایک صحیفہ ہے جو کہ موتیوں سے بھی زیادہ شفاف ہے ۔

میرے پاس صفحہ 38 سے باب کا شروع ہوتا ہے عیون اخبار رضا عربی میں جلد 2 باب 92 ہے

Presented by www.ziaraat.com

میں نے ان کی خدمت میں عرض کی :۔
سیدۃالنساء یہ کیسا صحیفہ ہے جسے میں آپ کے ہاتھوں میں دیکھ رہا ہوں ؟
حضرت سیدہؑ نے فرمایا :۔
اس میں میری نسل میں ہونے والے ائمہ کے نام درج ہیں ۔
میں نے درخواست کی کہ یہ صحیفہ مجھے دیں تاکہ میں اسے دیکھ سکوں ۔
حضرت سیدہؑ نے فرمایا :۔
اگر منع نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتی ، لیکن اللہ کی طرف سے نبی ، وصی نبی اور اہل بیتؑ نبی کے علاوہ دوسروں کے ہاتھوں میں اسے دینا ممنوع قرار دیا گیا ہے البتہ تم اسے میرے ہاتھوں سے دیکھ لو ۔
جابرؓ کہتے ہیں :۔
جب میں نے صحیفہ میں نگاہ کی تو اس میں لکھا تھا :۔
ابوالقاسم محمد مصطفیٰ بن عبداللہ فرزند آمنہ ۔
ابوالحسن علی بن ابی طالب فرزند فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف، ابو محمد حسن البر بن علی۔
ابوعبداللہ حسین تقی فرزند فاطمہ بنت محمد ۔
ابو محمد علی العدل بن حسین، فرزند شہربانو بنت یزدگرد، ابو جعفر محمد باقر بن علی فرزند ام عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب ۔
ابو عبداللہ جعفر صادق بن محمد فرزند ام فروہ بنت قاسم بن محمد ابی بکر۔
ابوابراہیم موسیٰ بن جعفرؑ ،اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام حمیدۃ المصفاۃ ہوگا ۔
ابوالحسن علی رضا بن موسیٰ ،اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نجمہ ہوگا۔
ابو جعفر محمد زکی بن علی رضا اس کی ماں کا نام خیزران ہوگا ، ابوالحسن علی امین بن محمد ،اس کی ماں کنیز ہوگی ،اس کا نام سوسن ہوگا۔

Presented by www.ziaraat.com

ابو محمد حسن رفیق بن علی، اس کی ماں کنیز ہو گی جس کا نام سمانہ ہوگا اور کنیت ام الحسن ہو گی ، ابوالقاسم محمد بن حسن وہ حجتہ اللہ اور قائم ہو گا ، اس کی ماں کنیز ہو گی جس کا نام نرجس ہو گا صلوات اللہ علیہم اجمعین ۔

مصنف کتاب ھذا کہتا ہے کہ اس حدیث میں حضرت قائم کا اصلی نام بیان کیا گیا ہے اور میرا نظریہ یہ ہے کہ حضرت کا نام لینا ممنوع ہے ۔

آسمانی لوح

۲۔ (بحذف اسناد) ابو بصیر راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔

میرے والد علیہ السلام جابر بن عبداللہ انصاریؓ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا ، مجھے آپ سے ایک کام ہے جب لوگ اٹھ کر چلے جائیں تو میں آپ سے تنہائی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے عرض کی آپ جس وقت پسند کریں میں آپ سے ملاقات کو تیار ہوں چنانچہ میرے والد علیہ السلام ان سے تخلیہ میں ملے اور فرمایا :۔

جابرؓ ! میں آپ سے اس لوح کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ نے میری والدہ حضرت سیدۃ النساء کے پاس دیکھی تھی اور میری والدہ ماجدہ نے آپ کو اس کے متعلق کیا بتایا تھا ؟

جابرؓ نے عرض کی :۔

میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک بادی دینے کے لیئے آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا ، میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کی تختی دیکھی جس کے متعلق میں نے تصور کیا تھا کہ وہ زبرجد کی تختی ہے اور اس تختی میں عبارت لکھی گئی تھی جو کہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ شفاف اور سفید تھی ۔

سکین اخبار رضا

Presented by www.ziaraat.com

میں نے ان سے عرض کی :۔

بنت رسولؐ ! میرے ماں باپ آپ پر نثار ، یہ تختی کیسی ہے ؟

حضرت سیدہ سلام اللہ علیھا نے فرمایا :۔

" اس تختی کو اللہ نے اپنے رسولؐ کے پاس بطور ہدیہ بھیجا ہے اور اس میں میرے والد اور میرے شوہر اور میرے بیٹوں اور میرے بیٹے کی نسل سے پیدا ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں، میرے والد نے مجھے خوش کرنے کے لیئے یہ تختی مجھے عطا کی ہے ۔ "

جابرؓ کہتے ہیں :۔

"میں نے اس تختی کو پڑھا اور اسے نقل کیا"۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا :۔

"تو کیا تم اپنا نقل کردہ نسخہ مجھے دکھا سکتے ہو؟"

جابرؓ نے کہا :۔

" جی ہاں"۔

پھر جابرؓ اور امام محمد باقر علیہ السلام دونوں مسجد نبوی سے چل کر جابرؓ کے گھر آئے اور جابرؓ نے باریک چمڑے پر لکھی ہوئی کتاب لا کر پیش کی اور کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سیدہؑ کے ہاتھ میں جو لوح تھی ، یہ اس کی درست اور مکمل نقل ہے اور لوح کی عبارت یہ تھی ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

یہ تحریر خداوند غالب و حکیم کی طرف سے اس کے نور ، اس کے سفیر ، اس کے حجاب اور اس کے بنائے ہوئے رہنما محمد مصطفیؐ کی طرف ہے جس کے پاس رب العالمین کی طرف سے روح الامین نازل ہوا ۔

محمدؐ ! میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمات کا شکر بجالاؤ اور میری نعمات کا انکار

Presented by www.ziaraat.com

مت کرو، یقیناً میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں جباروں کی گردن توڑنے والا اور ظالموں کو رسوا کرنے والا اور فیصلہ کرنے والا ہوں، یقیناً میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، جس نے بھی میرے فضل کے علاوہ کسی اور سے امید وابستہ کی اور جو میرے عذاب کے علاوہ کسی اور سے ڈرا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جو عالمین میں سے کسی کو نہیں دوں گا پس تو میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی بھروسہ کر۔

میں نے جس نبی کو بھی بھیجا اور جب اس کے ایام مکمل ہوئے اور اس کی مدت پوری ہوئی تو میں نے اس کے لیئے وصی مقرر کیا اور میں نے تجھے جملہ انبیاء پر فضیلت دی ہے اور تیرے وصی کو جملہ اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔

اور اس کے بعد میں نے تیرے دو شیر بچوں کے ذریعہ سے عزت عطا کی ہے اور تیرے نواسے حسن و حسین کو میں نے ذریعہ افتخار بنایا ہے، میں نے حسن کو اس کے والد کی زندگی کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا ہے۔

اور میں نے حسین کو اپنی وحی کا خزینہ دار بنایا ہے اور شہادت کے ذریعہ سے میں نے اسے عزت بخشی ہے اور میں نے اس کا انجام سعادت پر کیا ہے، وہ تمام شہداء سے افضل ہیں اور میرے ہاں تمام شہداء کی بہ نسبت ان کا درجہ بلند تر ہے اور میں نے اپنا کلمہ تامہ (امامت) کو اس کے ساتھ رکھا اور میں نے اپنی حجت بالغہ اس کے پاس رکھی اور اس کی عشرت کے ذریعہ سے ثواب اور عذاب دوں گا۔

اور اس کی عشرت میں سے پہلا علی سید العابدین ہوگا اور میرے سابقہ اولیاء زینت ہوگا۔

اور اس کا بیٹا اپنے قابل تعریف نانا کی شبیہ ہوگا۔ یعنی محمدؐ میرے علم کو شگافتہ کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہوگا۔

اور جعفر کے متعلق شک کرنے والے عنقریب ہلاک ہو جائیں گے اس کی بات کو رد کرنے والا میری بات کو رد کرنے والے کی طرح سے ہوگا ۔ میری طرف سے بات

Presented by www.ziaraat.com

پوری ہوچکی ہے کہ میں جعفرؑ کے مقام کو عزت عطا کروں گا اور اس کے پیروکاروں اور اس کے مددگاروں اور اس کے دوستوں کے ذریعہ سے میں اسے خوش کروں گا۔

اس کے بعد میں نے موسیٰؑ کو منتخب کیا اور اس کے بعد میں نے تاریکیاں مقدر کردی ہیں کیونکہ میرے فرض کا دھاگہ ٹوٹ نہیں سکتا اور میری حجت مخفی نہیں رہ سکتی اور میرے اولیاء شقی نہیں بن سکتے۔ *

آگاہ رہو! جس نے بھی ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب کی کسی ایک آیت کو تبدیل کیا تو اس نے مجھ پر افتراء کیا۔

میرے بندے اور میرے حبیب اور افضل ترین فرد موسیٰؑ کی وفات کے وقت افتراء کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کے لیئے ہلاکت ہے۔

اور آٹھویں کی تکذیب کرنے والا میرے تمام اولیاء کا مکذب ہے اور علیؑ میرا ولی اور میرا ناصر ہے میں اس پر نبوت کا بوجھ رکھوں گا اور اسے قوت عطا کروں گا ایک متکبر دیو اسے قتل کرے گا اور وہ ایک نیک بندے (ذوالقرنینؑ) کے بنائے ہوئے شہر میں میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

میری طرف سے یہ بات ہوچکی ہے میں اس کی آنکھوں کو اس کے فرزند اور اس کے جانشین محمد (تقیؑ) کے ذریعہ سے ٹھنڈا کروں گا وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا معدن اور میرے راز کا مقام اور میری مخلوق پر میری حجت ہوگا، اور جو مؤمن اس پر ایمان لائے گا تو میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بناؤں گا اور ایسے مؤمن کو میں اس کے خاندان کے ایسے ستر افراد کے لیئے حق شفاعت عطا کروں گا جو دوزخ کے حق دار بن چکے ہوں گے۔

اور میں اس کو علی (نقیؑ) عطا کر کے اس کی سعادت پر مہر ثبت کروں گا اور علیؑ میرا ولی، میرا مددگار اور میری مخلوق پر شاہد اور میری وحی کا امین ہوگا۔

Presented by www.ziaraat.com

اور میں اس سے اپنے راستے کے داعی اور اپنے علم کے خزینہ دار حسن (عسکریؑ) کو برآمد کروں گا۔

پھر اس کی تکمیل اس کے فرزند (حضرت حجت عج) کے ذریعہ سے کروں گا جو کہ تمام جہانوں کے لیئے رحمت ہوگا، اس میں موسیٰؑ کا کمال، عیسیٰؑ کی خوبیاں اور ایوبؑ کا صبر ہوگا۔

اس کے زمانہ امامت (غیبت) میں میرے دوست ذلیل کیئے جائیں گے اور دشمنان دین ان کے سر کاٹ کر ایک دوسرے کو بطور ہدیہ بھیجیں گے جیسا کہ ترک و دیلم کے سروں کا ہدیہ بھیجا جاتا ہے، وہ قتل کیئے جائیں گے اور جلائے جائیں گے، وہ خوف زدہ ہوں گے، زمین ان کے خون سے رنگین کی جائے گی اور ان کی خواتین کے رونے اور مرثیہ خوانی کی آوازیں بلند ہوں گی ایسے ہی لوگ میرے صحیح دوست ہوں گے اور انہی کے واسطہ سے میں ہر تاریکی دور کروں گا اور انہی کے ذریعہ سے میں زلزلوں کو روکوں گا اور انہی کے دم قدم سے میں انسانیت پر پڑے ہوئے بوجھ اور زنجیروں کو دور کرونگا ان پر ان کے رب کا درود و رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابوبصیر نے کہا تھا :۔

اگر پوری زندگی میں تجھے سننے کے لیئے صرف یہی ایک حدیث نصیب ہو تو بھی تیرے لیئے کافی ہے، اس حدیث کو نااہل افراد سے محفوظ رکھنا۔

۳۔(بحذف اسناد) اسحاق بن عمار سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا :۔

"اسحاق! کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟"

میں نے کہا :۔

"فرزند رسولؐ! اللہ مجھے آپ پر نثار کرے، ضرور سنائیں"۔

امام علیہ السلام نے فرمایا :۔

Presented by www.ziaraat.com

ہم نے ایک صحیفہ پایا ہے جسے رسولؐ خدا نے املا کرایا اور امیر المومنینؑ نے اپنے ہاتھوں سے تحریر کیا اور اسی میں لکھا ہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ غالب و علیم خدا کی تحریر ہے ۔

پھر راوی نے حرف بحرف سابقہ حدیث کی تحریر بیان کی لیکن حدیث کے آخر میں راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :۔

"اسحاق ! یہ ملائکہ اور انبیاء کا دین ہے ، اس حدیث کو نااہل افراد سے محفوظ رکھنا ، اللہ تجھے محفوظ رکھے گا اور تیرے معاملات کی اصلاح کرے گا" ۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا :۔

"جو اس تحریر پر ایمان رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے گا"۔

۴۔(بحذف اسناد) سید عبدالعظیم حسنی نے علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی سے اور اس نے عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اکٹھا کیا اور ان میں حضرت زید بن علی زین العابدینؑ بھی موجود تھے ، آپ نے ان سب کے سامنے ایک تحریر پیش کی جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھایا اور امیر المومنین نے جسے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا ،اس میں لکھا تھا ۔

"یہ غالب و حکیم خدا کی تحریر ہے اور اس میں سابقہ حدیث لوح موجود تھی"۔

سید عبدالعظیم فرمایا کرتے تھے "مجھے محمد بن جعفر کے خروج پر تعجب ہے کیونکہ وہ یہ حدیث نہ صرف سن چکا تھا بلکہ خود بیان بھی کر چکا تھا"۔

پھر سید عبدالعظیم فرمایا کرتے تھے :۔

"یہ اللہ کا راز ہے اور یہی اللہ اور ملائکہ کا دین ہے اسے نااہل افراد سے محفوظ رکھنا"۔

Presented by www.ziaraat.com

۵ ۔(حذف اسناد) امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے :۔

میں حضرت فاطمہ زہرا بنت پیغمبر اسلام سلام اللہ علیہما کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضرت سیدہؑ کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جس کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی اور اس میں بارہ نام لکھے تھے تین نام باہر والے حصہ پر درج تھے اور تین نام اندرونی حصہ پر درج تھے اور تین نام اس کے آخر اور تین نام اس کے اطراف میں لکھے تھے جب میں نے ان ناموں کی گنتی کی تو پورے بارہ نام تھے ، میں نے پوچھا :۔

یہ کن لوگوں کی نام ہیں ؟

حضرت سیدہؑ نے فرمایا :۔

"یہ اوصیاء کے نام ہیں ان میں پہلا میرا چچازاد اور گیارہ میری نسل سے تعلق رکھتے ہیں آخری قائم ہے" ۔

جابرؓ کہتے ہیں "اس لوح میں لفظ محمد تین مقامات پر اور لفظ علی چار مقامات پر تحریر تھا"۔

٦۔(حذف اسناد) امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی انہوں نے کہا :۔

"میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا ، ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں اولیاء کے نام لکھے تھے جب میں نے نام گنے تو ان کی تعداد بارہ تھی ان میں سے آخری قائم ہے ان میں تین محمدؐ اور چار علیؑ ہیں"۔

۷۔(حذف اسناد) امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی کہ " میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا ، اس وقت ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں اوصیاء کے نام مرقوم تھے ، میں نے گنا تو ان کی تعداد بارہ تھی ، ان میں سے آخری قائم تھا اور ان میں تین محمدؐ اور چار علیؑ تھے۔ رسولؐ کے بعد ان کے بارہ جانشین ہوں گے "۔

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ کے بعد ان کے بارہ جانشین ہوں گے

۸۔(حذف اسناد) ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس و عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید کی موجودگی میں معاویہ بن ابی سفیان سے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا :۔

"میں مومنین کی جان کا حاکم ہوں اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ ان پر حق تصرف رکھتا ہوں پھر میرے بھائی علیؑ ان پر حق تصرف رکھتے ہیں اور جب وہ شہید ہو جائیں تو میرا بیٹا حسنؑ مومنین کی جانوں پر متصرف ہوگا ، پھر میرا بیٹا حسینؑ مومنین کی جانوں پر متصرف ہوگا اور جب وہ شہید ہو جائے تو میرا بیٹا علی بن الحسینؑ اولیٰ بالتصرف ہوگا ، اور عبداللہ تو اسے پائے گا ، ان کے بعد میرا بیٹا محمد باقر بن علی علیہ السلام مومنین پر اولیٰ بالتصرف ہوگا ، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ امام مکمل کیے جن میں نو امام اولاد حسین علیہ السلام میں سے ہوں گے"۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے امام حسن و حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید سے گواہی طلب کی ، سب نے ان کی صداقت کی گواہی دی۔

سلیم بن قیس کہتے ہیں میں نے یہ حدیث سلمانؓ ، ابوذرؓ ، اور مقدادؓ اور اسامہ سے سنی ہے ، انہوں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔

۹۔(حذف اسناد) شعبی نے اپنے چچا قیس بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے حلقہ درس میں بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا :۔

تم میں عبداللہ بن مسعودؓ کون ہے ؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا :۔

میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں۔

اعرابی نے کہا۔

Presented by www.ziaraat.com

کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بتایا تھا کہ اس کے بعد اس کے کتنے جانشین ہوں گے ؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا :۔

"جی ہاں! انہوں نے بتایا تھا بنی اسرائیل کے نقباء کی کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہوں گے"۔

۱۰۔(بحذف اسناد) شعبی نے مسروق سے روایت کی کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان نے ان سے کہا :۔

کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے کتنے جانشین ہوں گے ؟

ابن مسعود نے کہا :۔

تو نوخیز جوان ہے اور تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت نہیں کیا ،

"ہاں! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے مطابق ان کے بارہ جانشین ہوں گے"۔

۱۱۔(بحذف اسناد) اشعث بن سوار اور دیگر رواۃ نے شعبی سے روایت کی اور اس نے اپنے چچا قیس بن عبداللہ سے روایت کی اور ابوالقاسم عتاب اس حدیث کے لئے کہا کرتے تھے کہ یہ انتہائی خوبصورت حدیث ہے ۔

بہر نوع قیس بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہمارے ساتھ تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا تم میں عبداللہ بن مسعود موجود ہے ؟

عبداللہ نے کہا :۔

ہاں! میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں ، تم کیا حاجت رکھتے ہو ؟

اعرابی نے کہا :۔

کیا تمہارے نبی نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے کتنے جانشین ہوں گے ؟

Presented by www.ziaraat.com

ابن مسعودؓ نے جواب دیتے ہوئے کہا :۔

تو نے مجھ سے وہ چیز دریافت کی ہے، میں جب سے عراق سے آیا ہوں کسی نے وہ چیز مجھ سے دریافت نہیں کی ،ہاں! ہمارے نبی نے فرمایا تھا ، ان کے بارہ جانشین ہوں گے جتنے کہ بنی اسرائیل میں نقیب ہوئے ہیں ۔

ایک دوسری روایت کے مطابق اشعث نے ابن مسعود سے روایت کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

اَلْخُلَفَآءُ بَعْدِی اِثْنَا عَشَرَ کَعِدَّۃِ نُقَبَآءِ بَنِی اِسْرَآئِیل

"میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کی طرح سے بارہ جانشین ہوں گے"۔

۱۲۔(بحذف اسناد)جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا :۔

" میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دھیمی کی "

میں نے اپنے والد سے پوچھا :۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھیمی آواز میں کیا کہا تھا ؟

میرے باپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

"سب کے سب قریش میں سے ہوں گے "

۱۳۔(بحذف اسناد) جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا :۔

یہ امر اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک بارہ خلفاء اس کے مالک نہ بنیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدھم آواز میں کچھ کہا :۔

میں نے اپنے والد سے پوچھا :۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا ؟

عيون أخبار الرضا

(ع)

الجزء: ٢

الشيخ الصدوق

الكتاب: عيون أخبار الرضا (ع)
المؤلف: الشيخ الصدوق
الجزء: ٢
الوفاة: ٣٨١
المجموعة: مصادر الحديث الشيعية . قسم الفقه
تحقيق: تصحيح وتعليق وتقديم : الشيخ حسين الأعلمي
الطبعة:
سنة الطبع: ١٤٠٤ - ١٩٨٤ م
المطبعة: مطابع مؤسسة الأعلمي - بيروت - لبنان
الناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات - بيروت - لبنان
ردمك:
ملاحظات:

باب
النصوص على الرضا عليه السلام
بالإمامة في جمله الأئمة
الاثنا عشر عليهم السلام

١ - حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني قال: حدثنا الحسين ابن إسماعيل قال: حدثنا أبو عمرو سعيد بن محمد بن نصر القطان قال: حدثنا عبيد الله بن محمد السلمى قال: حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال: حدثنا محمد بن سعيد بن محمد قال: حدثنا العباس بن أبي عمرو عن صدقه بن أبي موسى عن أبي نضرة قال: لما احتضر أبو جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام عند الوفاة دعا بابنه الصادق عليه السلام ليعهد إليه عهدا فقال له اخوه زيد بن علي عليه السلام: لو امتثلت في تمثال الحسن والحسين عليهما السلام لرجوت ان لا تكون أتيت منكرا فقال له: يا أبا الحسن ان الأمانات ليست بالتمثال ولا العهود بالرسوم وإنما هي أمور سابقه عن حجج الله عز وجل ثم دعا بجابر بن عبد الله فقال: له جابر حدثنا بما عاينت من الصحيفة فقال له جابر: نعم يا أبا جعفر دخلت على مولاتي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله لأهنئها بمولودها الحسين عليه السلام فإذا بيديها صحيفة بيضاء من دره فقلت لها: يا سيده النساء ما هذه الصحيفة التي أراها معك؟ قالت: فيها أسماء الأئمة من ولدى قلت لها: ناوليني لأنظر فيها قالت: يا جابر لولا النهى لكنت افعل لكنه قد نهى ان يمسها إلا نبي أو وصى نبي أو أهل بيت نبي ولكنه مأذون لك ان تنظر باطنها من ظاهرها قال جابر: فإذا أبو القاسم محمد بن عبد الله المصطفى أمه آمنه أبو الحسن علي بن أبي طالب المرتضى أمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد

باب ٦ عیون اخبار رضا جلد ۲ اردو میں یہ جلد ایک ہے

مناف أبو محمد الحسن بن علي البر عبد الله الحسين بن التقى أمهما فاطمة بنت محمد أبو محمد علي بن الحسين العدل أمه شهربانو بنت يزدجرد أبو جعفر محمد بن علي الباقر أمه أم عبد الله (١) بنت الحسن بن علي بن أبي طالب عليه السلام أبو عبد الله جعفر بن محمد الصادق وأمه أم فروة بنت القاسم بن محمد بن أبي بكر أبو إبراهيم موسى بن جعفر أمه جاريه اسمها حميدة المصفاة أبو الحسن علي بن موسى الرضا أمه جاريه اسمها نجمه أبو جعفر محمد بن علي الزكي أمه جاريه اسمها خيزران أبو الحسن علي بن محمد بن الأمين أمه جاريه اسمها سوسن أبو محمد الحسن بن علي الرفيق أمه جاريه اسمها سمانة وتكنى أم الحسن أبو القاسم محمد الحسن هو حجه الله القائم أمه جاريه اسمها نرجس صلوات الله عليهم أجمعين قال مصنف هذا الكتاب: جاء هذا الحديث هكذا بتسمية القائم عليه السلام والذي اذهب إليه النهى عن تسميته عليه السلام.

٢ - حدثنا أبي ومحمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد قالا: حدثنا سعد بن عبد الله وعبد الله بن جعفر الحميري جميعا عن أبي الخير صالح بن أبي حماد والحسن بن ظريف جميعا عن بكر بن صالح وحدثنا أبي ومحمد بن م موسى بن المتوكل ومحمد بن علي ماجيلويه وأحمد بن علي بن إبراهيم بن هاشم والحسين بن إبراهيم بن تاتانه وأحمد بن زياد بن جعفر الهمداني رضي الله عنهم قالوا: حدثنا علي بن إبراهيم بن هاشم عن أبيه عن بكر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أبي عليه السلام لجابر بن عبد الله الأنصاري: ان لي إليك حاجه فمتى يخف عليك ان أخلو بك فأسئلك عنها؟ قال له جابر: في أي الأوقات شئت فخلا به أبي عليه السلام فقال له: يا جابر اخبرني عن اللوح الذي رايته في يد أمي فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وما أخبرتك به أمي ان في ذلك

---

١ - وهي كنيتها ولم يعلم اسم غير هذا وكان عبد الله بن علي بن الحسين عليه السلام أخو أبو جعفر يلي صدقات رسول الله صلى الله عليه وآله وصدقات أمير المؤمنين عليه السلام وكان فاضلا فقيها. من الارشاد.

اللوح مكتوبا قال جابر: اشهد بالله انى دخلت على أمك فاطمة في حياة رسول الله صلى الله عليه وآله لأهنئها بولادة الحسين عليه السلام فرأيت في يدها لوحا اخضر ظننت انه زمرد ورأيت فيه كتابا ابيض شبه نور الشمس فقلت بابى أنت وأمي يا بنت رسول الله صلى الله عليه وآله ما هذا اللوح؟ فقالت: هذا اللوح أهداه الله عز وجل إلى رسوله صلى الله عليه وآله فيه اسم أبي واسم بعلى واسم ابني وأسماء
الأوصياء من ولدى فأعطانيه أبي عليه السلام ليسرني بذلك قال جابر: فأعطتنيه أمك فاطمة فقراته وانتسخته فقال أبي عليه السلام: فهل لك يا جابر ان تعرضه علي قال نعم فمشى معه أبي عليه السلام حتى انتهى إلى منزل جابر فاخرج أبي عليه السلام صحيفة من رق (١) قال جابر فاشهد بالله انى هكذا رايته في اللوح مكتوبا: بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز الحكيم لمحمد نوره وسفيره وحجابه ودليله نزل به الروح الأمين من عند رب العالمين عظم يا محمد أسمائي واشكر نعمائي ولا تجحد آلائي انى انا الله لا اله انا قاصم الجبارين ومذل الظالمين وديان الدين انا الله لا اله إلا انا فمن رجا غير فضلي أو خاف غير عذابي عذبته عذابا لا أعذب أحدا من العالمين فإياي فأعبد وعلى فتوكل انى لم ابعث نبيا فأكملت أيامه وانقضت مدته إلا جعلت له وصيا وانى فضلتك على الأنبياء وفضلت وصيك على الأوصياء وأكرمتك بشبليك بعده وبسبطيك الحسن والحسين فجعلت حسنا معدن علمي انقضاء مده أبيه وجعلت حسينا خازن وحيى وأكرمته بالشهادة وختمت له بالسعادة فهو أفضل من استشهد وارفع الشهداء درجه عندي وجعلت كلمتي (٢) التامة معه والحجة البالغة عنده بعترته أثيب وأعاقب أولهم: على سيد العابدين وزين أوليائي الماضين وابنه شبيه جده المحمود محمد الباقر لعلمي والمعدن لحكمي سيهلك المرتابون في جعفر الراد عليه كالراد على حق القول منى لأكرمن مثوى جعفر ولأسرنه في أشياعه وأنصاره وأوليائه انتجبت بعده موسى وانتجبت بعده فتنه عمياء حندس لأن

---

١ - الرق بالفتح: ما يكتب فيه وهو جلد رقيق ومنه قوله تعالى: في رق منشور.
٢ - أي الإمامة لأنها المراد من قوله تعالى: وتمت كلمة ربك وهي تامة في الكمال على جميع الأحوال وهم عليهم السلام كلمة الله كما قال علي عليه السلام: انا كلام الله الناطق.

خيط فرضى لا ينقطع وحجتي لا تخفى وان أوليائي لا يشقون إلا ومن جحد واحدا منهم فقد جحد نعمتي ومن غير آية من كتابي فقد افترى على وويل للمفترين الجاحدين عند انقضاء مده عبدي موسى وحبيبي وخيرتي ان المكذب بالثامن مكذب بكل أوليائي وعلى وليي وناصري ومن أضع عليه أعباء النبوة وأمنحه بالاضطلاع يقتله عفريت مستكبر يدفن بالمدينة التي بناها العبد الصالح إلى جنب شر خلقي حق القول مني لأقرن عينيه بمحمد ابنه وخليفته من بعده فهو وارث علمي ومعدن حكمي وموضع سرى وحجتي على خلقي جعلت الجنة مثواه وشفعته في سبعين من أهل بيته كلهم قد استوجبوا النار واختم بالسعادة لابنه على وليي وناصري والشاهد في خلقي وأميني على وحيى اخرج منه الداعي سبيلي والخازن لعلمي الحسن ثم أكمل ذلك بابنه رحمه للعالمين عليه كمال موسى وبهاء عيسى وصبر أيوب سيذل في زمانه أوليائي وتتهادون رؤوسهم كما تتهادى رؤوس الترك والديلم فيقتلون ويحرقون ويكونون خائفين مرعوبين وجلين تصبغ الأرض بدمائهم ويفشو الويل والرنين في نسائهم أولئك أوليائي حقا بهم ادفع كل فتنه عمياء حندس وبهم اكشف الزلازل وارفع الأصار (١) والأغلال أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون قال عبد الرحمن بن سالم: قال أبو بصير: لو لم تسمع في دهرك إلا هذا الحديث لكفاك فصنه عن أهله.

٣ - وحدثنا أبو محمد الحسن بن حمزه العلوي رضي الله عنه قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن الحسين بن درست السروي عن جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا محمد بن عمران الكوفي عن عبد الرحمن بن أبي نجران وصفوان بن يحيى عن إسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : يا إسحاق الا أبشرك؟ قلت: بلى جعلني الله فداك يا بن رسول الله قال: وجدنا صحيفة باملاء رسول الله (ص) وخط أمير المؤمنين عليه السلام فيها: بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز العليم وذكر الحديث مثله سواء إلا أنه قال في حديثه في آخره: ثم قال الصادق عليه السلام يا

---

١ - الآصار: الأثقال.

إسحاق هذا دين الملائكة والرسل فصنه عن غير أهله يصنك الله تعالى
ويصلح بالك ثم قال: من دان بهذا أمن من عقاب الله عز وجل.
٤ - وحدثنا أبو العباس محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه
قال: حدثنا الحسن بن إسماعيل قال: حدثنا سعيد بن محمد
القطان قال: حدثنا عبد الله بن موسى الروياني أبو تراب عن عبد العظيم
بن عبد الله الحسنى عن علي بن الحسن بن زيد الحسن بن علي بن أبي
طالب عليهم السلام قال: حدثني عبد الله بن محمد بن جعفر بن محمد عن
أبيه عن جده ان محمد بن علي الباقر جمع ولده وفيهم عمهم زيد بن علي عليه
السلام ثم اخرج إليهم كتابا بخط علي عليه السلام واملاء رسول الله صلى الله عليه وآله
مكتوب فيه: هذا كتاب من الله العزيز الحكيم حديث اللوح إلى الموضع
يقول فيه: وأولئك هم المهتدون ثم قال في آخره: قال عبد العظيم: العجب
كل العجب لمحمد بن جعفر وخروجه وقد سمع أباه عليه السلام يقول هذا
ويحكيه ثم قال: هذا سر الله ودينه ودين ملائكته فصنه إلا عن أهله
وأوليائه
٥ - حدثنا علي بن الحسين بن شاذويه المؤدب رضي الله عنه وأحمد بن
هارون العامي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن جعفر
الحميري عن أبيه عن جعفر بن محمد بن مالك الفزاري (١) الكوفي عن
مالك بن السلولي عن درست عن عبد الحميد عن عبد الله بن القاسم
عن عبد الله بن جبله عن أبي السفاتج عن جابر الجعفي عن أبي جعفر محمد
بن علي الباقر عليه السلام عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: دخلت
على فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وقدامها لوح يكاد ضوئه يغشى الابصار
وفيه
اثنا عشر اسما ثلثه في ظاهره وثلاثة في باطنه وثلثه أسماء في آخره وثلثه أسماء في
طرفه فعددتها فإذا هي اثنا عشر قلت: أسماء من هؤلاء؟ قالت: هذه أسماء
الأوصياء أولهم ابن عمى وأحد عشر من ولدى آخرهم القائم قال جابر:

---

١ - الفزاري بتقديم الزاي المخففة على الراء المهملة منسوب إلى فزارة وهي طائفة من قبائل
العرب وقال أبو جعفر بن مالك أبو عبد الله الفزاري هو ابن محمد المالك.

فرأيت فيه محمد محمد محمد في ثلاثة مواضع وعليا عليا عليا عليا في أربعة مواضع.

٦ - حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى العطار رضي الله عنه قال: حدثنا أبي عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن محبوب عن أبي الجارود عن أبي جعفر عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: دخلت على فاطمة عليها السلام وبين يديها لوح فيه أسماء الأوصياء فعددت اثنا عشر آخرهم القائم ثلاثة منهم محمد وأربعة منهم علي عليهم السلام.

٧ - حدثنا الحسين بن أحمد بن إدريس رضي الله عنه قال: حدثنا أبي عن أحمد بن محمد بن عيسى وإبراهيم بن هاشم جميعا عن الحسن بن محبوب عن أبي الجارود عن أبي جعفر عليه السلام عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: دخلت على فاطمة عليها السلام وبين يديها لوح فيه أسماء الأوصياء فعددت اثنا عشر آخرهم القائم عليه السلام ثلاثة منهم محمد وأربعة منهم على عليهم السلام.

٨ - حدثنا أبي رضي الله عنه قال حدثنا سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن أبان بن أبي عياش عن سليم (١) بن قيس الهلالي قال: سمعت عبد الله بن جعفر الطيار يقول لنا عند معاوية والحسن والحسين عليهما السلام وعبد الله بن عباس وعمر بن أبي سلمه وأسامة بن زيد يذكر حديثنا جرى بينه وبينه وأنه قال لمعاوية بن أبي سفيان: سمعت رسول الله (ص) يقول: انا أولى بالمؤمنين من أنفسهم ثم أخي علي بن أبي طالب عليه السلام أولى بالمؤمنين من أنفسهم فإذا استشهد فابني الحسن أولى بالمؤمنين من أنفسهم ثم ابني الحسين عليه السلام أولى بالمؤمنين من أنفسهم فإذا استشهد فابني علي بن

---

١ - سليم بضم سين ابن قيس الهلالي حكى عن النجاشي هو يكنى أبا صادق له كتاب معروف طبع مرات وهو من أقدم الكتب وقد حكم بعض بصحته وممن نقل عنه شيخنا المفيد (قده) وشيخنا الصدوق (ره) والكليني (ره) ونسب إلى الصادق عليه السلام في حق هذا الكتاب قال من لم يكن من شيعتنا ومحبينا كتاب سليم بن قيس الهلالي فليس عنده من أمرنا شئ.

الحسين أولى بالمؤمنين من أنفسهم وستدركه يا علي ثم ابني محمد بن علي الباقر أولى بالمؤمنين من أنفسهم وستدركه يا عبد الله وتكملة اثنى عشر إماما تسعه من ولد الحسين قال عبد الله: ثم استشهدت الحسن والحسين عليهما السلام وعبد الله بن عباس وعمر بن أبي سلمه وأسامة بن زيد فشهدوا لي عند معاوية قال سليم بن قيس: وقد كنت سمعت ذلك من سلمان وأبي ذر والمقداد وأسامة انهم سمعوا من رسول الله صلى الله عليه وآله.

٩ - حدثنا أبو علي أحمد بن الحسن القطان قال: حدثنا أبو عبد الله أحمد بن محمد بن إبراهيم بن أبي الرجال البغدادي قال: حدثنا محمد بن عبدوس الحراني قال: حدثنا عبد الغفار بن الحكم قال: حدثنا منصور بن أبي الأسود عن المطرف عن الشعبي عن عمه قيس بن عبد الله قال: كنا جلوسا في حلقه فيها عبد الله بن مسعود فجاء اعرابي فقال: أيكم عبد الله بن مسعود؟ فقال عبد الله: انا عبد الله بن مسعود قال: هل حدثكم نبيكم (ص) كم يكون بعده من الخلفاء؟ قال: نعم اثنا عشر عده نقباء (١) بني إسرائيل.

١٠ - حدثنا أبو علي أحمد بن أبي الحسن بن علي بن عبدويه القطان (٢) قال: حدثنا أبو يزيد محمد بن يحيى بن خالد بن يزيد المروزي بالري في شهر ربيع الأول سنه اثنتين وثلاث مأة قال: حدثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي في سنه ثمان وثلاثين ومأتين وهو المعروف بإسحاق بن راهويه قال: حدثنا يحيى بن يحيى قال: حدثنا هيثم عن مجالد عن الشعبي عن مسروق قال: بينا نحن عند عبد الله بن مسعود نعرض مصاحفنا عليه إذ قال له فتى شاب: هل عهد إليكم نبيكم كم يكون من بعده خليفة؟ قال: انك لحديث السن وان هذا شئ ما سألني عنه أحد قبلك نعم عهد إلينا نبينا صلى الله عليه وآله أنه يكون بعده اثنا عشر خليفة بعدد نقباء بني إسرائيل.

---

١ - نقباء بني إسرائيل اشراف قوم هم اثنا عشر رجلا منهم يوشع.

٢ - أحمد بن محمد بن الحسن القطان المعروف بابي علي بن عبد ربه الرازي هو شيخ كبير لأصحاب الحديث جاء هكذا في كمال الدين.

١١ - حدثنا أبو القاسم غياث بن محمد الوراميني الحافظ قال: حدثنا يحيى بن محمد بن صاعد قال: حدثنا أحمد بن عبد الرحمن بن الفضل ومحمد بن عبد الله بن سوار قالا: حدثنا عبد الغفار بن الحكم قال: حدثنا منصور بن أبي الأسود عن مطرف عن الشعبي وحدثنا عتاب بن محمد قال: حدثنا إسحاق بن محمد الأنماطي قال: حدثنا يوسف بن موسى قال: حدثنا جرير عن أشعث بن سوار عن الشعبي وحدثنا عتاب بن محمد قال: حدثنا الحسين محمد الحراني قال: حدثنا أيوب بن محمد الوزان قال: حدثنا سعيد بن مسلمة قال: حدثنا أشعث سوار عن الشعبي كلهم قالوا عن عمه قيس بن عبد الله قال أبو القاسم عتاب: وهذا حديث مطرف قال: كنا جلوسا في المسجد ومعنا عبد الله بن مسعود فجاء اعرابي فقال: فيكم عبد الله؟ قال: نعم عبد الله فما حاجتك؟ قال: يا عبد الله هل أخبركم نبيكم صلى الله عليه وآله كم يكون فيكون خليفة؟ قال: لقد سألتني عن شئ ما سألني عنه منذ قدمت العراق نعم اثنا عشر عده نقباء بني إسرائيل وقال أبو عروية حديثه: نعم هذه عده نقباء بني إسرائيل وقال جرير: عن أشعث عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وآله قال: الخلفاء بعدي اثنا عشر كعدة نقباء (١) بني إسرائيل.

١٢ - حدثنا أحمد بن الحسن القطان قال: حدثنا أبو بكر أحمد محمد بن عبيده النيسابوري قال: حدثنا أبو القاسم هارون إسحاق يعنى الهمداني قال: حدثني عمى إبراهيم بن محمد عن زياد بن علاقة وعبد الملك بن عمير عن جابر بن سمره (٢) قال: كنت مع أبي عند النبي (ص) فسمعته يقول: يكون بعدي اثنا عشر أميرا ثم اخفى صوته فقلت لأبي: ما الذي اخفى رسول الله صلى الله عليه وآله قال: قال: كلهم من قريش.

---

١ - النقيب: شاهد القوم وعريفهم والنقاب بالكسر: العلامة.

٢ - السمرة بضم الميم: اسم رجل أو لقبه. وفي الصحاح: السمرة بضم الميم من شجر الطلح.